دل کی بات
مدیر

’’ہم کو معلوم ہے، ہم نشانے پہ ہیں‘‘

مولانا محمد اسلم شیخوپوری، مولانا سید محمد محسن شاہ اور مولانا نصیب خان کی الم ناک شہادتیں

گزشتہ ماہ یکے بعد دیگرے ملک کے تین جیّد علماء کو ’’نامعلوم‘‘ دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔

☆ مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ (۲۱؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ، ۱۳؍ جون ۲۰۱۲ء) کراچی

☆ شیخ الحدیث مولانا سید محمد محسن شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ (لکی مروت)

☆ استاذِ حدیث مولانا نصیب خان شہید رحمۃ اللہ علیہ (اکوڑہ خٹک، ۲؍ مئی ۲۰۱۲)

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ عظیم داعی قرآن تھے۔ کراچی میں اُن کے دروسِ قرآن سے ہزاروں مسلمانوں کے عقائد و اعمال درست ہوئے اور اُن کی علمی و دعوتی تحریروں سے ملک و بیرونِ ملک لاکھوں مسلمانوں میں دینی شعور اور دینی جدوجہد کا جذبہ بیدار ہوا۔ مولانا کی پُکار میں خلوص وللّٰہیت کی تڑپ اور گونج تھی۔ وہ دونوں ٹانگوں سے معذور تھے لیکن دل و دماغ، زبان و قلم اور فکر و شعور مکمل فعال اور مستنیر کہ انہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روشنی ملی تھی۔ ۱۳؍ مئی کو دعوتِ قرآن کے مبارک کے سفر کے دوران دشمنانِ قرآن نے اُن پر فائرنگ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ اُن کے ایک محافظ ساتھی بھی اُن کے ساتھ راہِ حق میں شہید ہوئے۔ زخمی ساتھیوں نے بتایا کہ مولانا ہسپتال پہنچنے تک راستے میں کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت پڑھتے رہے اور ساتھیوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے۔ اسی کیفیت میں انہوں نے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

اسی روز جمعیت علماء اسلام کے رہنما، شیخ الحدیث مولانا سید محمد محسن شاہ کو بھی دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔ مولانا محسن شاہ صاحب جامعہ حلیمیہ لکی مروت کے مہتمم اور شیخ الحدیث اور جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن کے استاد بھی تھے۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور جیّد عالم دین تھے۔ ہزاروں طلباء کے قلوب و اذہان کو علم حدیث سے منوّر کیا اور عملی زندگی میں دین کے راستے پر گامزن کیا۔

اس سے قبل ۲؍ مئی کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاذ الحدیث مولانا نصیب خان کو پشاور جاتے ہوئے راستے میں اغوا کیا اور اگلے روز انہیں شہید کر دیا۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی معلومات کے مطابق یہ تینوں کارروائیاں ''نامعلوم دہشت گردوں'' نے کی ہیں۔ لیکن ہم اپنے دشمن کو خوب جانتے اور پہچانتے ہیں۔ عالمی استعمار، طاغوتِ اکبر، اسلام اور اُمّتِ مسلمہ کا سب سے بڑا اور کھلا دشمن ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی واضح نشان دہی کی گئی ہے۔ ''یہود ونصاریٰ'' مسلمانوں کے دوست نہیں۔ عالمی استعمار، طاغوتِ اکبر، علماء دین اور طلباء دین کو اپنے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتا ہے۔ بزدل طاغوت حق کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہے۔ اس نے طے کرلیا ہے کہ وہ اپنے دیسی پٹھوؤں منکرینِ ختم نبوّت اور منکرین ازواج واصحابِ رسول کے ذریعے علماء کو راستے سے ہٹائے گا۔ طاغوتِ اکبر کی ذرّیت البُغایا، استعمار کی نمک حلالی اور مسلمانوں کی نمک حرامی کا موروثی کردار ادا کر رہی ہے۔

ملک بھر میں اور خصوصاً کراچی میں علماء کی ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے۔ کیا علماء دین کو قتل کر کے اور انہیں راستے سے ہٹا کر دین کی دعوت وتبلیغ، تعلیم وتدریس اور احیاء وبقا کی جدوجہد ختم ہو جائی گی؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ''ہم کو معلوم ہے، ہم نشانے پہ ہیں''، لیکن حکمرانوں نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ علماء اور دینی کارکنوں کا قتل اور خونِ ناحق، ڈرون حملوں میں بےقصور عوام کا مسلسل قتلِ عام، اس کا وبال حکمرانوں پر ہی پڑے گا۔ حکمران یاد رکھیں وہ دن دور نہیں بہت قریب ہے پھندا ان کے گلے میں بھی پڑنے والا ہے۔ اللہ کی دھرتی پر اللہ کے صالح بندوں کے قاتلوں کو کھلی چھوٹ دینے والے یقیناً اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ پھر انہیں بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے ذمہ داران کے لمحۂ فکر یہ ہے اکیلے اکیلے مرنے سے بہتر ہے کہ سب مل کر اللہ کے دشمن کے مقابلے میں ثبات اور قیام کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں مرجائیں......اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے۔

مولانا محمد اسلم شیخوپوری، مولانا سید محمد محسن شاہ اور مولانا نصیب خان رحمہم اللہ تو اپنے حصے کا کام کر گئے۔ وہ اپنا قرض اتار کر اپنے پیش رو وشہداء سے جا ملے۔ سوال یہ ہے کہ ہمیں زندگی کیسے گزارنی ہے حالات کی کٹھنائی اب نرم راستوں کی طرف گامزن ہوتی نظر نہیں آتی۔ اس راہ پر چلنے والے یا چلنے کا ارادہ رکھنے والوں کو اپنے فیصلے ابھی کر لینے چاہئیں ورنہ ہوسکتا ہے کہ پیش آمدہ حالات کی رفتار ایسی تیز ہو کہ سوچنے اور فیصلہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔

کارِ جنوں دشوار سہی
کچھ تو کرو، انکار سہی